بزمِ ثقافت

۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز مراکشی، جو مراکش کی طرف سے عرب لیگ کے نمایندے، وہاں کے محکمۂ تعلیم کے اعلیٰ افسر اور مراکشی یونی ورسٹی میں استاذ حدیث ہیں۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ میں تشریف لائے۔ ارکان ادارہ نے ان کا استقبال کیا۔ معزز مہمان نے ادارہ کی خدمات پر نہایت اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ معزز مہمان صرف عربی میں ہی گفتگو کرسکتے تھے اس لیے ان سے سلسلۂ کلام عربی ہی میں جاری رہا۔

رکن ادارہ مولانا محمد جعفر شاہ صاحب پھلواروی ندوی نے ایک مختصر سا خطبۂ استقبالیہ دیا۔ جس میں معزز مہمان کو خوش آمدید کہنے کے بعد ادارہ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا اور بتایا کہ یہ ادارہ قدیم و جدید کے درمیان ایک حلقۂ اتصال ہے۔

قدیم واجب الاحترام علما میں سے اکثر علوم جدیدہ میں دخل نہیں رکھتے، اس لیے صرف جواز یا عدم جواز کا فتویٰ دے کر الگ ہو جاتے ہیں، اور نئے مسائل کا حل نہیں تلاش کرتے۔

دوسری طرف کچھ مغرب زدہ حضرات ہیں جو زبان سے تو اسلام کا اقرار کرتے ہیں اور علومِ جدیدہ سے واقف بھی ہیں لیکن شاید اسلام کو وہ اپنے درد دکھ کا علاج نہیں سمجھتے اور اسلام کے متعلق مایوسانہ نقطۂ نگاہ رکھتے ہیں۔

ان حالات کو دیکھ کر یہ ادارہ قیامِ پاکستان کے بعد جلد ہی وجود میں آیا اور قدم و جدید کے درمیان ایک حلقۂ اتصال بن گیا۔ مختلف موضوعات پر اس کی طرف سے اب تک سو کے قریب اردو اور انگریزی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور کچھ زیرِ طبع ہیں۔

معزز مہمان نے جوابی تقریر میں فرمایا :-

مَیں مراکش یونی ورسٹی میں استاذ حدیث ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ احادیثِ صحیحہ کو موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے مطابقت دے کر طلبا کو سلجھاؤں - انھوں نے اس کی مثال دیتے ہوئے کہا - مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب کُتا کسی برتن میں منہ ڈالے تو اسے مٹی سے سات بار مانج کر دھولیا کرلیا جائے - موجودہ تحقیق یہ ہے کہ مٹی میں ایسے کیمیاوی اجزا پائے جاتے ہیں جو کُتّے کے زہر کو دُور کر دیتے ہیں -

اسی طرح کی بعض مثالیں دے کر معزز مہمان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا ایمان بالغیب ہے لیکن ان کے علاوہ جو علم و حکمت (سائنس) کی تحقیقات جدیدہ ہیں - ان میں سے ہر ایک کے لیے ہمیں فکر و اجتہاد سے کام لینا چاہیئے -

اس کے بعد قابل احترام مہمان نے اہل ادارہ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی علمی خدمات کا اعتراف کیا اور یہ تجویز پیش کی کہ مراکش کی مطبوعات کا ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی مطبوعات سے مبادلہ کیا جائے تاکہ دونوں کے درمیان ثقافتی و علمی تعلقات استوار ہوں - اس کے بعد انھوں نے "کتابِ تبصرہ" پر اپنے تاثرات قلم بند کیے ٭